Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | ہفتہ - ۹ ربیع الاول ۱۴۱۴ھ، ۲۸ ظہور ۱۳۷۲ہش، ۲۸ اگست ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۹۲

خوش اخلاقی کا اثر

خوش اخلاقی کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ اور یہ ایک ایسا خلق ہے جس کا بغیر کچھ کئے اثر ہوتا ہے اس میں وقت کا بھی کوئی خرچ نہیں' مال کا بھی کوئی خرچ نہیں لیکن اس طرح آپ دوسرے کو خوشی پہنچاتے ہیں اس کو مسرت حاصل ہوتی ہے اور وہ بھی ہشاش بشاش ہو جاتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اللہ کے احسانات کا ذکر اتنا غالب رکھیں کہ کسی قسم کی بزرگ پرستی پیدا نہ ہو

یہ کہنا کافی نہیں کہ آپ کی دعا سے ایسا ہوا بلکہ یہ کہیں کہ اللہ نے فضل کیا

عالمی بیعت کا منظر دراصل ایک عالمی جلسہ سالانہ کی تیاری ہے جس کی نظیر دنیا میں کہیں نہ مل سکے گی

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ کا خلاصہ جو ۱۳ اگست ۱۹۹۳ء کو بیت الفضل لندن سے تین مواصلاتی سیاروں کے ذریعے دنیا بھر میں براہ راست LIVE ٹیلی کاسٹ کیا گیا

(اس خطبہ کا خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ربوہ: ۱۳ اگست۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے افضال اور اس کے احسانات کا ذکر اتنا غالب رکھیں کہ کسی قسم کی بزرگ پرستی پیدا نہ ہو۔ اگر اسکی طرف پوری توجہ نہ کی گئی تو بزرگ پرستی آئندہ نسلوں کی تباہی کا موجب بن جائے گی اور یہ شرک ہے اس کو دور کریں اور ہمیشہ یہ طرز اختیار کریں کہ اللہ کے فضل سے ایسا ہوا۔ صرف یہ کہنا کافی نہیں ہے کہ آپ کی دعا سے ایسا ہوا۔

حضور ایدہ اللہ نے یہ ارشادات خطبہ میں فرمائے جو حسب معمول دنیا بھر میں تین مواصلاتی رابطوں کے ذریعے سے براہ راست بیت الفضل لندن سے ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں شرک کے بارے میں کلام الٰہی کی تعلیم پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ اس موضوع پر خطبات کا سلسلہ جاری ہے لیکن اس سے پہلے دوران ہفتہ کی کچھ دوسری باتوں کا ذکر کرتا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جماعت احمدیہ ناروے کی سالانہ فضل عمر تعلیم (کلام الٰہی) کلاس ۱۳ سے ۱۵ اگست کو ہو رہی ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ فرانس کا دو روزہ ۷واں سالانہ اجتماع ۱۴ اگست کو شروع ہو رہا ہے۔ خدام الاحمدیہ امریکہ کا سالانہ اجتماع ۱۳-۱۴-۱۵ اگست کو ہو رہا ہے اور مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ کا سالانہ اجتماع ۱۴ اگست کو ہو رہا ہے ان سب کی طرف سے یہ خواہش کی گئی ہے کہ ان کو مخاطب کر کے بعض نصائح کی جائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ان تمام اجتماعات کے متعلق ایک مرکزی بات یہ ہے کہ سب تربیتی اجتماعات ہیں۔ آج جبکہ جماعت بکثرت ساری دنیا میں پھیل رہی ہے ہمیں تربیت کی طرف زیادہ مستقل مزاجی سے توجہ کی ضرورت ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ان اجتماعات میں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ضرورت سے زیادہ پروگرام تھوڑے وقت میں جمع نہ کئے جائیں۔ اکثر اوقات یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ تین دن میں یا پندرہ دن میں اتنے زیادہ پروگرام اور اسباق سکھائے جاتے ہیں جو ذہنوں میں جگہ نہیں بنا سکتے اور ان پروگراموں کے اختتام پر شاید ہی کسی کو ان میں سے کوئی بات یاد رہتی ہے۔ اس سے برکت تو حاصل ہوتی ہے۔ مگر عملاً فائدہ نہیں ہوتا اس لئے ضروری ہے کہ پروگرام ذہانت سے ترتیب دیئے جائیں اور کم سے کم اسباق رکھے جائیں۔ اور پھر شامل ہونے والوں کو سارے سال کے لئے گھر کا کام دیا جائے۔ تھوڑے دنوں میں انسانی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہ لادا جائے یہ حقیقت پسندی اختیار کرنا ضروری ہے۔ مثال کے طور پر اگر نماز سکھانی ہے تو صرف "پہلا حصہ" سکھایا جائے اور اس کے مطالب اتنی محبت سے پڑھائیں کہ ذہن نشین ہونے کے علاوہ دلنشین بھی ہو جائیں اور اس کے مطالب اتنے واضح ہو جائیں کہ پڑھنے والے ساتھ ساتھ ترجمہ نہ کریں بلکہ فوری طور پر مفہوم ان کے ذہن میں آجائے جب اس سے محبت ہو جائے گی تو باقی نماز کے لئے راستہ صاف ہو جائے گا۔ محبت پیدا ہو جائے تو وہ خود ہاتھ پکڑ کر ساری عبادت کے روحانی مراحل تک لے جاتی ہے اس طرح سے بیج بونے کا کام کریں درخت کھڑا کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اس کے بعد دعا کے ساتھ گھر پر کرنے کا کام دیں اور شامل ہونے والوں کو بھی دعا کی طرف متوجہ کریں۔ تو یہ تربیت نسل در نسل اور سو سال تک چلتی چلی جائے گی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر ان اجتماعات میں لمبے چوڑے پروگرام رکھے گئے ہیں تو میری ہدایت کی روشنی میں مختصر پروگرام بنائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے حالیہ جلسہ سالانہ کے بارے میں فرمایا کہ کثرت سے دنیا بھر سے خطوط اور رپورٹیں مل رہی ہیں کہ اتنا گہرا اثر ہوا کہ جسکی کوئی مثال اس سے پہلے نہیں ملتی۔ ٹی وی پر سننے والوں میں یہ تڑپ پیدا ہوئی کہ کاش ہم بھی وہاں ہوتے۔ یہ تو صرف ٹی وی پر دیکھنے کا پروگرام نہیں تھا اس میں تو خود شامل ہونا چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خط کا ذکر فرمایا جس میں لکھنے والے نے لکھا ہے کہ یہ عالمی بیعت دراصل بہت بڑے عالمی جلسے کی تمہید ہے۔ اور اس سے یہ پیغام مل رہا ہے کہ بہت بڑے عالمی جلسے کی تیاری کی جائے جسکی پہلے کوئی نظیر نہ ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میرا بھی یہی خیال ہے کہ اس قسم کے اجتماعات سے ایسی روحانی تربیت کا نظام قائم ہوگا جو عالمی سطح کا ہوگا اور یہ اجتماعات ایسے ہونگے جو دنیا کے لحاظ

مسلسل ص۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

سے بھی اپنی نظیر نہ رکھتے ہونگے اور دین کے لحاظ سے بھی نظیر نہ رکھتے ہونگے۔

حضور ایدہ اللہ نے کینیڈا کے امیر صاحب کے طویل خط کا ذکر فرمایا جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ اس سالانہ جلسے کے پروگرام میں اتنی دلچسپی لی گئی کہ ٹورانٹو میں حاضری دو ہزار سے تجاوز کر گئی اور امیر صاحب نے لکھا ہے کہ حضور کی تقاریر کے درمیان جو وقفے آئے ان کو ہم نے کلام الٰہی اور دیگر دینی درسوں سے بھر دیا۔ حضور ایدہ اللہ نے اس پروگرام کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ بہت دلکش پروگرام بنایا گیا۔ امیر صاحب کینیڈا نے لکھا کہ احباب کی خاطر مدارت کا بھی انتظام کیا گیا۔ لنگر خانہ جاری ہوا۔ مارکی (بڑے شامیانے) لگائے گئے اور احباب نے اتنا روحانی لطف اٹھایا جو بیان سے باہر ہے۔ اس خط میں لکھا ہے کہ افتتاحی تقریب کے بعد اس جلسہ میں شرکت کی ایسی تڑپ پیدا ہوئی کہ ایک صاحب گلے سے لگ کر رونے لگ گئے کہ کاش میرے پر ہوتے اور میں اڑ کر اس جلسہ سالانہ میں شامل ہو جاتا۔ ایک دوست ساری رات ایئر پورٹ پر جاکر کوشش کرتے رہے کہ ان کو فوری طور پر کوئی فلائٹ مل جائے اور وہ جلسہ میں شریک ہو جائیں مگر آج کل چونکہ ائر لائنوں پر چھٹیوں کی وجہ سے بہت رش ہے۔ اس لئے ان کو ناکام لوٹنا پڑا۔

حضور ایدہ اللہ نے اس خط کے مندرجات کا ذکر کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ انہوں نے ایک اور بات لکھی ہے جس کا ذکر میں خصوصیت سے کرنا چاہتا ہوں۔ وہ لکھتے ہیں کہ آپ نے توحید کے خطبات میں فرمایا کہ یہ نہ کہا کریں کہ آپ کی دعا سے فلاں کام ہو گیا اس سے مجھے بہت تکلیف پہنچتی ہے بلکہ یہ کہا کریں کہ اللہ کے فضل سے ایسا ہوا۔ خط میں لکھا ہے کہ یہ بات تو درست ہے لیکن انہوں نے مثالیں دیکر بتایا ہے کہ کئی بار ایسا ہوا کہ بڑی کوشش اور دعائیں کی گئیں لیکن کام نہ بنا آخر آپ کو (حضور ایدہ اللہ کو) دعا کے لئے لکھا گیا۔ آپ کا جواب آیا تو خدا کے فضل سے کام فوراً بن گیا۔ اور امامت کے تعلق سے رکے ہوئے کام اللہ نے اپنے فضل سے ممکن بنا دیئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے جو بات بیان کی تھی اس میں قبولیت دعا سے انکار نہیں کیا گیا تھا۔ مجھے بھی حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے زمانے میں بارہا تجربہ ہوا کہ بہت دعائیں اور کوشش کی مگر کام نہ بنتا تھا۔ اس ضمن میں حضور نے ایک واقعے کی طرف اشارہ فرمایا کہ جب کافی کوشش سے مسئلہ حل نہ ہوا تو خیال آیا کہ حضور امام جماعت احمدیہ الثالث کو دعا کے لئے نہیں لکھا گیا۔ چنانچہ اسی وقت دعا کے لئے لکھا گیا۔ اگلے دن جواب ملا اور رکا ہوا کام بھی حل ہو گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جب تک (اپنی امامت سے پہلے) میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کا ادنیٰ غلام اور چاکر رہا ایسی بہت سی برکتیں میں نے مشاہدہ کیں۔ اس سے انکار نہیں ہے۔ دعا کے لئے سلسلے کے بہت سے بزرگوں سے بھی رابطے کئے۔ اب بھی مجھے ایسے بزرگوں کو دعا کے لئے لکھنے میں کوئی عار نہیں ہوتا بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ضروری ہے کہ بزرگوں کو دعا کے لئے کہا جائے۔ آج دنیا میں جماعت احمدیہ ایسی جماعت ہے جس میں بڑی کثرت سے دعا کا چرچا ہوتا ہے۔ دعا اللہ کے فضل کو جذب کرنے کا ذریعہ ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بعض لوگ بار بار اس امر کی میرے سامنے تکرار کرتے ہیں کہ آپ کی دعا سے ایسا ہوا۔ کہنے کا یہ انداز غلط ہے۔ کہنا یہ چاہیئے کہ اللہ نے فضل کیا آپ نے بھی دعا کی ہو گی۔ اللہ نے بڑا احسان فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے اس بات پر بہت زور دیا کہ اللہ کے احسان

باقی [illegible] پر

وفات حسرت آیات

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر

واحسرتا کہ حضرتِ مظہر گذر گئے
دانشورِ عظیم و سخنور گذر گئے

محوِ ثنائے خالقِ اکبر گذر گئے
مدحت سرائے ساقیٔ کوثر گذر گئے

عبرت سرائے دہر میں ٹھہرے باذنِ دوست
دعوت ملی تو چھوڑ کے یہ گھر گذر گئے

آلائشِ جہاں سے رہے پاک ساری عمر
لے کر نگاہ و قلبِ مطہرؔ گذر گئے

عِلم و عمل کی روشنی پھیلا کے دہر میں
مانند انجم و مہِ انور گذر گئے

رونق تھی بزمِ شعر میں اُن کے وجود سے
شعر و سخن کے مہرِ منوّر گذر گئے

تحقیق کے عمل میں بھی تھے لاجواب وہ
منوا کے اپنے فہم کے جوہر گذر گئے

اُن کی حیات رشک کے قابل تھی اے سلیمؔ
صد شکر کامیاب و مظفرؔ گذر گئے

سالِ وفاتِ شیخ کا مصرعہ بھی خوب ہے
غالب سرشت و میرؔ کے مظہر گذر گئے

سلیمؔ شاہجہانپوری

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی۔ اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے

تلقین عمل

ہمارے سامنے کوئی نہ کوئی مقصد ہونا چاہیئے کیونکہ کسی مقصد کو اپنے سامنے رکھے بغیر انسان کو کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ دنیا کا یہ مطالبہ ہے کہ ہم اسے کوئی پیغام دیں۔ اور گو مغربی لوگ اس پیغام کا دائرہ نہایت محدود رکھتے ہیں لیکن بہرحال اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اگر ایک مختصر پیغام دنیا میں عظمت کی نگاہ سے دیکھا جا سکتا ہے تو تفصیلی پیغام یقیناً زیادہ عظمت اور قدر کی نگاہوں سے دیکھا جائے گا۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ ہم اپنے مقاصد کی اہمیت کو سمجھیں اور ان کے مطابق دنیا میں تغیر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

پس سب سے پہلی چیز جس کی ہمیں ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے سامنے کوئی مقصد ہونا چاہیئے۔ جس کی بناء پر ہم کہہ سکیں کہ ہم نے لوگوں سے کچھ کہنا ہے۔ دوسرے ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ ہم نے جو کچھ کہنا ہے وہ کس طرح کہنا ہے۔ کس طرح کہنے میں بھی بہت بڑا فرق پیدا ہو جاتا ہے۔ سکول کا کورس ایک ہوتا ہے۔ یونیورسٹی ایک ہوتی ہے۔ مگر اس فرق کی وجہ سے کہ ایک شخص جانتا ہے کہ اس نے جو کچھ کہنا ہے۔ وہ کس طرح کہنا چاہئے اور دوسرا اس امر سے ناواقف ہوتا ہے۔ ایک شخص تو ترقی کرتے کرتے محکمہ تعلیم کا ڈائریکٹر مقرر ہو جاتا ہے اور دوسرا اسی ڈگری کا شخص سکول کی مدرسی میں ہی اپنی ساری عمر گذار دیتا ہے اسی ایثار کی وجہ سے دنیا میں قابلیت کے الگ الگ رواج تجویز کر دیئے گئے ہیں۔ کسی درجہ کی قابلیت کا نام لوگوں نے پرائمری رکھا ہوا ہے۔ کسی درجہ کی قابلیت کا نام لوگوں نے مڈل رکھا ہوا ہے اور کسی درجہ کی قابلیت کا نام لوگوں نے انٹرنس رکھا ہوا ہے اور کسی درجہ کی قابلیت کا نام لوگوں نے ایف۔ اے اور بی اے رکھا ہوا ہے تو کس طرح کہنے کا فرق بھی زمین و آسمان کا تغیر پیدا کر دیتا ہے۔ پرائمری کے بعض طالب علم ایسے ہوتے ہیں۔ جو آئندہ مڈل میں تعلیم پانے والوں کے لئے نمونہ بننے والے ہوتے ہیں اور کچھ ایسے ہوتے ہیں جو ادنیٰ سے ادنیٰ اسکول کے لئے بھی ذلت کا موجب ہوتے ہیں کچھ پرائمری کے ماسٹر اس بات کے مستحق ہوتے ہیں کہ ان کو ترقی دے کر مڈل کی تعلیم ان کے سپرد کی جائے اور بعض ماسٹر کچھ کہنے سے اسطرح ناواقف ہوتے ہیں کہ ان کا پرائمری میں رکھا جانا بھی انسپکٹروں کی ناواقفی یا جنبہ داری اور لحاظ کی بناء پر ہوتا ہے ذاتی قابلیت کا اس میں دخل نہیں ہوتا تو کہنے کے طریق سے بھی انسان کی علمی زندگی میں بہت بڑا فرق پیدا ہو جاتا ہے وہ کتابیں مقرر ہوتی ہیں جن سے پرائمری کا امتحان پاس کیا جاتا ہے وہ کتابیں مقرر ہوتی ہیں جن سے مڈل امدا انٹرنس اور ایف اے اور بی اے کے امتحانات پاس کئے جا سکتے ہیں لیکن پڑھانے والوں کے نقص یا ان کی خوبی کی وجہ سے بعض کے شاگرد بالکل نالائق رہتے ہیں اور بعض کے شاگرد اعلیٰ درجہ کی قابلیت حاصل کر لیتے ہیں تو صرف اتنا ہی ضروری نہیں کہ ہم یہ سمجھ لیں کہ ہم نے کچھ کہنا ہے بلکہ اس کے ساتھ ہی ہمیں یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ ہم نے جو کچھ کہنا ہے وہ کس طرح کہنا ہے اور وہ طریق ہمارے فرائض کی ادائیگی میں ممد ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ یہی دو چیزیں ہیں جن کو گذشتہ تقاریر میں مختلف پہلوؤں سے میں نے خدام الاحمدیہ کے سامنے رکھا اور یہی وہ چیز ہے جسے آج میں پھر خدام الاحمدیہ کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں جس طرح پرانی شراب نئی بوتلوں میں پیش کی جاتی ہے تا کہ لوگوں کے لئے وہ دلکشی اور جاذبیت کا موجب ہو سکے۔ اسی طرح آج میں اسی پرانی شراب کو جسے میں بارہا پیش کر چکا ہوں نئی بوتلوں میں تمہارے سامنے رکھ رہا ہوں یہ امر اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ جب تک خدام کے کارکن اور خدام الاحمدیہ کے تمام رکن اس بات کو مدنظر نہیں رکھیں گے کہ ہم نے کیا کہنا ہے اور پھر جو کچھ کہنا ہے اس کے متعلق تمام خدام کے ذہنوں میں یہ امر مستحضر نہیں ہو گا کہ اسے کس طرح کہنا ہے۔ اس وقت تک اس انسٹی ٹیوٹ اور اس محکمہ یا ادارہ کی کامیابی قطعاً غیر یقینی اور مشکی ہوگی بلکہ بعض صورتوں میں یہ لاعلمی نہایت خطرناک نتائج کا پیدا کرنے کا موجب بن سکتی ہے۔ اگر ہماری جماعت کے نوجوانوں کو یہ معلوم ہی نہ ہو کہ انہوں نے کیا کہنا ہے تو وہ قومی خیالات کو مٹانے والے ہوں گے اور اگر انہیں معلوم نہیں ہو گا کہ انہوں نے جو کچھ کہنا ہے وہ کس طرح کہنا ہے اور اس کے پیش کرنے کا صحیح طریق کیا ہے۔ تب بھی جس مقصد کو لے کر وہ کھڑے ہوئے ہیں اس کو وہ قائم نہیں کر سکتے۔ جس طرح چھت پر پڑے ہوئے پانی کو نکالنے کے لئے جب صحیح راستہ اختیار نہیں کیا جاتا تو وہ چھت میں سوراخ بنا کر مکان کو گرانے کا موجب بن جاتا ہے۔ اسی طرح اگر نوجوانوں کو یہ معلوم نہ ہو کہ انہوں نے جو کچھ کہنا ہے وہ کس طرح کہنا ہے تو اس وقت تک بھی وہ قوم کی صحیح خدمت کبھی سرانجام نہیں دے سکتے۔ پس یہ دونوں باتیں خدام الاحمدیہ کے لئے ضروری ہیں۔

(فرمودہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۴ء)

بعض چیزوں کی قربانی بیکار نظر آتی ہے لیکن بعد میں اس کے نتائج ظاہر ہونے پر انسان کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ قربانی بے کار نہیں گئی۔ دنیا میں اس وقت بعض جزائر ہیں جو کہ مونگے کے جزائر کہلاتے ہیں۔ مونگا سمندر میں ایک کیڑا ہوتا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو سبق دینے کے لئے یہ مادہ پیدا کیا ہے کہ مونگوں کے جھول کے جھول آتے ہیں اور وہ پانی کی تہہ میں گر کر جان دے دیتے ہیں۔ پھر کچھ اور جھول آتے ہیں اور وہ بھی اس جگہ جہاں پہلے مونگوں نے جان دی تھی گر کر جان دے دیتے ہیں ساٹھ ستر یا سو سال تک وہ اسی طرح مرتے چلے جاتے ہیں اور ان پر مٹی کی تہیں چڑھتی چلی جاتی ہیں۔ آخر امتداد زمانہ کی وجہ سے وہ مونگے پتھروں وغیرہ کی شکل میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور وہاں ایک جزیرہ بن جاتا ہے۔ اگر مونگے بھی دماغ رکھتے۔ اگر مونگوں میں بھی عقل ہوتی۔ اگر مونگے بھی دیکھ سکتے اگر مونگے بھی قلم سے لکھ سکتے تو ممکن ہے بعض مونگے اپنی قوم کے افراد کو سخت بیوقوف اور احمق گردانتے۔ کہ بغیر کسی فائدہ کے وہ جانیں دیتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن بعد میں جو ان کے پوتے پڑپوتے ہوتے یا ان کے پڑپوتوں کے پڑپوتے آتے تو وہ کہتے کہ ہمارے آباؤ اجداد کتنے بیوقوف تھے کہ وہ اپنی قوم کی قربانیوں کو بے کار سمجھتے تھے۔ ہماری قوم کی قربانیاں بیکار نہیں تھیں بلکہ ان سے نئے نئے ملک آباد ہو رہے تھے اور ہمیں ایک مستقل پوزیشن حاصل ہو رہی تھی۔ پس کوئی قربانی بھی بیکار نہیں ہوتی۔ گو ابتداء میں بیکار ہی نظر آئے۔ لیکن بعد میں اس کے عظیم الشان نتائج ضرور ظاہر ہوتے ہیں۔ بلکہ درحقیقت قربانی کے بغیر کوئی تغیر پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔

ہماری جماعت میں بھی جب بعض نوجوان اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں تو ان کے والدین اور بعض کی بیویاں کہتی ہیں کہ کیا اچھا ہوتا کہ زندگی وقف کرنے کی بجائے یہ لوگ کوئی اور کام کرتے۔ اور روپیہ سے جماعت کی مدد کرتے رہتے۔ گویا ان کے نزدیک قربانی صرف چند پیسے دے دینے کا نام ہے۔ حالانکہ پیسہ تو باقی سامانوں اور سفر وغیرہ کے اخراجات کے لئے اور لٹریچر کی اشاعت کے لئے ہوتا ہے۔ جہاں تک کام کے ذرائع کا سوال ہے انسان بغیر پیسے کے بھی کام چلا لیتا ہے۔ اور پیدل چل کر بھی دنیا کا سفر کر سکتا ہے۔ اگر کسی نے انگلستان جانا ہو تو وہ خشکی کے راستے فرانس تک پہنچ سکتا ہے اور فرانس سے انگلستان جانے کے لئے درمیان میں بیس میل کی کھاڑی ہے وہ کسی نہ کسی طرح عبور کی جا سکتی ہے۔ اگر جہاز پر بھی سفر کیا جائے تو کل دو تین روپے لگیں گے جو ایک دن کی محنت مزدوری سے انسان کما لیتا ہے۔ اگر کوئی شخص ہندوستان سے پیدل فرانس پہنچنا چاہے تو اس کے لئے خشکی کا راستہ موجود ہے۔ یہاں سے بلوچستان۔ بلوچستان سے ایران۔ ایران سے عراق۔ عراق سے ٹرکی۔ ٹرکی سے یونان یونان سے یوگوسلاویہ۔ یوگوسلاویہ سے آسٹریا۔ آسٹریا سے سوئٹزرلینڈ اور سوئٹزرلینڈ سے فرانس۔ یہ تمام راستہ خشکی کا ہے۔ ہم تو جلدی پہنچنے اور جلدی پہنچ کر کام شروع کرنے کے لئے مربیوں کو جہازوں پر بھیجتے ہیں۔ ورنہ اگر کسی وقت خدانخواستہ ہمارے پاس روپیہ نہ رہے تو ہم اپنے مربیوں سے کہہ دیں گے کہ وہ پیدل سفر کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے چلے جائیں۔ غرض مقدم کام ہے روپیہ مقدم نہیں۔ روپیہ نہ ہو لیکن آدمی ہوں تو کام چل سکتا ہے لیکن آدمی نہ ہوں اور روپیہ ہو تو کام نہیں چل سکتا۔ کیونکہ آدمی روپے کے قائم مقام ہو سکتے ہیں روپیہ آدمیوں کے قائم مقام

باقی صـــ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

امریکن سٹیٹس مین

امریکن سٹیٹس مین کے چک لنڈل جو اس کے سٹاف کے رکن ہیں نے اپنے پرچے میں ایک ایسے مسلمان کی کہانی نقل کی ہے جو سربوں کے قیدی کیمپ میں سات ماہ تک زندگی اور موت کی کشمکش میں وقت گزارنے کے بعد اس کیمپ سے باہر نکلے۔ سیناڈ میمک SENAD MEMIC ۱۹۹۲ء کے موسم گرما میں قریباً اپنی جان سے ہاتھ دھو ہی بیٹھے تھے۔ کیونکہ ان کے ایک دوست نے جو سرب تھا۔ انہیں دھوکا دیا اور ان سے اس لئے بے وفائی کی کہ وہ سرب نہیں ہیں۔ بوسنیا ہرزے گووینا کے قیدی کیمپ میں سات ماہ گزارنے کے بعد وہ اس کیمپ سے باہر نکلے وہاں پر روٹی کا راشن اور گندہ پانی اور روز روز کی مارپیٹ خاصی تھی۔ اور اس سات ماہ کے عرصے کے بعد وہ وہاں سے نکلے اور اپنے خاندان سے جا ملے اور پھر آسٹن ہجرت کر لی۔ میمک کا جرم یہ تھا کہ وہ ایک مسلمان تھے اور بوسنیا میں ان کا قیام تھا۔ اور بوسنیا ان کی مادر وطن تھی جہاں سے انہیں ایک نہایت تشدد آمیز پروگرام کے ماتحت اس لئے نکال دیا گیا تھا کہ اس علاقے سے مسلمانوں کا صفایا کر دیا جائے۔ یہ نسلی طور پر اپنے آپ کو پاک صاف رکھنے کی سکیم کے ماتحت لوگ نکالے جا رہے تھے۔ اور اس طرح ہزاروں باشندے زندہ نہ بچ سکے۔ اس کے ایک سال بعد شمال مشرقی آسٹن کے ایک چھوٹے سے کمرے میں بیٹھے انہوں نے کہا۔ (وہ اپنے بیوی اور دو بچوں کے ساتھ بیٹھے) کہ ابھی تک وہ اس ظالمانہ رویے پر پوری طرح ذہنی لحاظ سے حاوی نہیں ہو سکے جو انہوں نے وہاں دیکھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ان حالات اور واقعات کو بیان کرنے کے لئے اب الفاظ نہیں ملتے۔ میمک کی فیملی یعنی سیناڈ اور اجاشا ان کی بیٹی سینارہ ۹ سال اور بیٹا عامر ۷ سال سانسکی موسٹ میں رہتے تھے۔ اس شہر کی آبادی ۶۰ ہزار تھی اور یہ بوسنیا ہرزے گووینا کے شمال مشرق میں تھا۔ سرب فوجوں سے ڈرتے ہوئے کہ وہ آکر اس علاقے میں اپنے تسلط کو قائم کرنے کی کوشش کریں گے۔ میمک نے اپنی فیملی کو کروشیا میں زغرب میں بھیج دیا تاکہ وہ وہاں اپنے رشتہ داروں کے ساتھ رہ سکے۔

جس وقت تین مسلح سرب آئے وہ اکیلے تھے۔ یہ سب لوگ ان کے ہمسائے تھے۔ اور ان کے دروازے پر (یہ گزشتہ موسم سرما کی بات ہے) آئے یہ وہ نوجوان تھے جن کے ساتھ عام طور پر وہ بیٹھ کر کافی پیتے تھے۔ اور کھانا بھی کھاتے تھے۔ اور ان کے بچے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ روزانہ کھیلتے تھے۔ ان تین مسلح فوجیوں نے سناڈ کو پکڑ لیا اور وہ اسے لے گئے۔ یہ بات اسے جن ڈرویک نے بتائی یہ لڑکا بوسنین والدین کا بچہ تھا اور ترجمانی کر رہا تھا۔ میمک کو ایک ایسے ٹرک میں بٹھا دیا گیا جس میں پہلے ہی ۲۰۰ مسلمان موجود تھے۔ ان کے اوپر تارپولین ڈال دی گئی جیسے کس کے باندھا گیا۔ اور تھوڑی بہت ہوا جو تارپولین کے اندر آتی تھی وہ

Bosnian family seeks new life in Austin

■ A Muslim man tells of surviving seven months in a Serbian prison camp

By Chuck Lindell
American-Statesman Staff

Senad Memic almost died in the summer of 1992, betrayed by one-time friends because they were Serbs and he was not.

He survived seven months in a Bosnia-Herzegovina prison camp, rations of bread and dirty water and numerous beatings before reuniting with his family and emigrating to Austin.

Memic's crime: being a Muslim in Bosnia, the homeland from which he was expelled in a ruthless program of "ethnic cleansing" — the crusade for racial purity that thousands of Bosnians have not survived.

A year later, speaking inside the small Northeast Austin apartment he shares with his wife and two children, Memic still cannot fathom the brutality he witnessed.

"There are no words to describe what they have done," he said.

The Memic family — Senad and Ajsha; their daughter, Senada, 9; and son, Amir, 7 — lived in Sanski Most, a city of about 60,000 in northeast Bosnia-Herzegovina. Fearing Serbian troops would arrive to carve out Serb-only strongholds in the region, Memic sent his family to Zagreb, Croatia, to live with relatives.

He was alone when the three armed Serbs, neighbors all, came to his door last summer.

"These are guys he'd sit down with to drink coffee, to have meals. Their children played together every day. And they took him away," said Husejin Dervic, the Austin son of Bosnian parents who acted as interpreter.

Memic was herded into a truck with 200 other Muslims. A tarp was drawn tightly over the top. What little air was left quickly became unbreathable in the summer heat.

For six hours, the truck continued toward the prison camp. When it finally stopped, 24 men were carried from the back, dead. Memic, a slight man, said he would have been the 25th if not for two strong friends who stood next to him, clearing a space and massaging his limbs when he lost all feeling below the waist. He still has circulation problems in his legs.

"They are worse than wolves," Ajsha Memic said of the Serbs who turned on her husband. "They have no conscience with what they are doing."

For the first 1½ months in the barbed-wire enclosed camp, prisoners ate only a few ounces of bread a day. Drinking water was sparse and polluted. Letters took a month to arrive, and all Memic could say was he was fine.

"I did that so she would know I was alive," he said.

Memic has difficulty talking about his time in the camp, a converted farm where prisoners slept in animal pens. He still doesn't know why he and about 1,000 others were taken to Croatia and freed on Dec. 14.

"We were told we were never getting out," he said. "I expected to die there."

Today, cleared of unwanted Muslims and Croats, Sanski Most is a town of 30,000, Memic said. Many homes in the Muslim sector were destroyed by shells.

A monthslong Serbian siege of Sarajevo, the once-beautiful capital of Bosnia, continues. Conversation in the Memic household stops when the television shows countrymen and women picking through garbage and digging up railroad ties for fuel.

"The U.S. and Europe accepted (Bosnia's) sovereignty," Memic said in frustration. "But when they are losing their homes and their lives, everybody is turning their head."

He said the United Nations should lift the arms embargo that gives the heavily armed Serbs an insurmountable advantage.

"There would be big thanks just for that. It would give the people some dignity to fight for themselves," Memic said.

After the Memics spent months in Croatia, the International Red Cross helped bring them to the United States. Four weeks ago, a refugee service placed the family in Austin.

They knew nobody and had no possessions. The help they received from a local mosque and church was a poignant introduction to America's religious harmony — in the former Yugoslavia, Muslims and Christians are mortal enemies.

"It is a good sign for a Muslim family to see that some people who claim to be Christians are true Christians," said Hussam Ayloush, a member of the Austin Mosque.

The mosque and St. George's Episcopal Church helped furnish the apartment, and Refugee Services in Austin helped pay the rent.

It's back to the beginning for a family that expected a promising future for their children. Memic left an electronics job at a telephone company; his wife ran a supermarket.

"We thought we would never have to worry about money again. But everything we worked for is gone. Now we have nothing, zero," said Memic, who now works as a painter.

He sighs and pauses.

"We'll just go on and work and try to continue our lives."

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ہی موسم گرما کی شدت سے ناقابل برداشت ہو گئی۔

یہ ٹرک ۶ گھنٹے تک قیدی کیمپ کی طرف رواں رہا جب آخر کار یہ رکا تو اس کے پیچھے سے چوبیس مردہ افراد نکالے گئے۔ ہیمک جو ایک پتلے جسم کا آدمی ہے نے کہا کہ وہ بھی پچیسواں مردہ ہو سکتا تھا اگر اس کے ساتھ دو بڑے مضبوط دوست موجود نہ ہوتے جو جگہ کو صاف نہ کرتے رہتے اور اس کے جسم کی مالش نہ کرتے۔ یہ وہ وقت ہے جب اسے اپنی کمر کے نیچے ہر قسم کا احساس ختم ہوتا محسوس ہوا۔ اب بھی اس کی ٹانگوں میں دوران خون کے سلسلے میں تکالیف ہیں اجاشا ہیمک نے کہا کہ یہ لوگ بھیڑیوں سے بھی بدتر ہیں۔ یعنی وہ لوگ جنہوں نے اس کے خاوند پہ حملہ کیا۔ ان کا ضمیر مردہ ہو چکا ہے گویا وہ یہ نہیں جاننا چاہتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ پہلے دو ماہ کے عرصے میں جو اس نے بند کیمپ میں گذارا ایسا کیمپ جس کے ارد گرد خاردار تاریں لگی ہوئی تھیں۔ قیدیوں کو صرف چند اونس روٹی روزانہ دی جاتی تھی۔ پینے کے لئے پانی بہت کم تھا۔ اور دد بھی آدہ۔ خط وہاں تک پہنچنے میں کم از کم ایک مہینہ لیتے تھے اور ہیمک صرف یہی کہتا رہا کہ وہ ٹھیک ٹھاک ہے اور یہ بات وہ اس لئے کہتا رہا کہ اس کی بیوی یہ جان لے کہ وہ زندہ ہے ہیمک اپنے کیمپ کے دوران کی باتیں بتاتے ہوئے مشکل محسوس کرتا ہے یہ پہلے بھیڑ بکریوں کا فارم تھا پھر قیدیوں کو وہاں جانوروں کی طرح سلایا جانے لگا۔ اسے ابھی تک یہ معلوم نہیں کہ وہ اور اس کے ایک ہزار دیگر ساتھیوں کو چودہ دسمبر کو کروشیا کیوں لے جایا گیا۔ اور وہاں جا کر انہیں آزاد کیوں کر دیا گیا۔ ہمیں تو یہ بتایا جاتا تھا کہ ہم اس کیمپ سے کبھی باہر نہیں نکلیں گے اور میں یہ سمجھتا تھا کہ میری موت یہیں واقع ہو گی۔ اب جبکہ غیر ضروری مسلمانوں اور کروٹس کو سنسکی موسٹ سے نکال دیا گیا ہے۔ وہاں کی آبادی تیس ہزار رہ گئی ہے۔ ہیمک نے یہ بھی بتایا ہے کہ بہت سے مکانوں کو بمباری سے تباہ کر دیا گیا تھا۔ سرب لوگوں نے سارا جیوو کا ایک ماہ تک محاصرہ کئے رکھا یہ شہر کبھی بوسنیا کا بہت خوبصورت دارالخلافہ تھا۔ ہیمک کے اس گھر میں گفتگو کا سلسلہ اس وقت بند ہو جاتا جب ٹیلیویژن پر اس کے اپنے مردوں اور عورتوں کو گندگی کے ڈھیروں میں سے ایندھن کے طور پر کچھ چیزیں اٹھانی پڑتیں۔

امریکہ اور یورپ نے بوسنیا کے اقتدار کو تسلیم کر لیا تھا۔ یہ بات ہیمک نے نہایت مایوسی کے رنگ میں کہی۔ لیکن جب ان کے گھر تباہ ہو رہے ہیں اور ان کی زندگیاں بھی تو ہر شخص کا سر گھومنے لگتا ہے۔ اس نے کہا کہ اقوام متحدہ کو چاہیئے کہ وہ اسلحہ پر سے پابندی اٹھا لے۔ کیونکہ سربوں کے پاس بہت بڑی مقدار میں اسلحہ موجود ہے اور اس طرح ان کا مقابلہ آسان نہیں۔ ہم اسی بات کے لئے ان کے بہت زیادہ ممنون ہوں گے۔ کیونکہ اس سے لوگوں کو کچھ وقار ملے گا۔ اور وہ پوری طرح لڑائی میں حصہ لے سکیں گے۔ کروشیا میں ہیمک فیملی نے کئی مہینے گذارے۔ اس کے بعد عالمی ریڈکراس ان کو امریکہ لے آئی۔ اور چار ہفتے پہلے مہاجرین کی خدمت کرنے والوں نے اس فیملی کو آسٹن میں رہائش کے لئے جگہ دے دی۔ وہاں وہ کسی کو بھی نہیں جانتے تھے اور ان کے پاس کسی قسم کا سامان بھی نہیں تھا۔ ایک مقامی مسجد سے جو انہیں مدد ملی اور اسی طرح ایک گرجے سے بھی۔ وہ صرف یہ تھی کہ وہاں پر امریکی مذہبی زندگی کس طرح امن وامان سے بسر کی جا رہی ہے جبکہ سابق یوگوسلاویہ میں مسلمان اور عیسائی ہر وقت ایک دوسرے سے برسرپیکار رہتے ہیں۔ اس نے کہا کہ یہ ایک بہت اچھی علامت ہے کہ بعض لوگ جو اپنے آپ کو عیسائی کہتے ہیں وہ حقیقی طور پر عیسائی ہیں۔ یہ بات حسین آئیلوش جو آسٹن کی مسجد کا ایک نمازی ہے اس نے کہی۔ مسجد اور سینٹ جارج ایپی سکوپل چرچ ان دونوں نے ان کی رہائش کا انتظام کیا اور اس کا کرایہ ریفوجی سروس ان آسٹن نے ادا کیا۔ یہ ایسا ہی ہے کہ گویا زندگی دوبارہ شروع کی جا رہی ہے۔ اور ان کے بچوں کے لئے ایک بہتر مستقبل نظر آنے لگا ہے ہیمک الیکٹرانکس کا کام کرتے تھے اور ایک ٹیلیفون کمپنی کے ملازم تھے اور ان کی بیوی ایک سپر مارکیٹ چلاتی تھی۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ ہمیں کبھی مالی مشکلات پیش نہیں آئیں گی۔ لیکن جو کچھ ہم کرتے تھے وہ سب ضائع ہو چکا ہے۔ اب ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ اب ہم صفر تک پہنچ چکے ہیں۔ ہیمک اب بطور پینٹر کے کام کر رہے ہیں۔ وہ آہیں بھرتے ہیں اور آہیں بھرتے ہوئے کہتے ہیں۔ ہم اسی طرح کام کرتے رہیں گے۔ اور اپنی زندگی کو جاری رکھنے کی کوشش کریں گے۔

زراعت کالم

مکئی کی پیداوار

۱۔ کاشت ماہ اگست تک مکمل کر دی جائے۔ سیم زدہ۔ تھور زدہ اور زیادہ ریت والی زمین میں نہ کاشت کی جائے نہ سخت زمین میں۔

۲۔ فی ایکڑ ۵ گڈے دیسی گلی سڑی کھاد اور ایک بوری نائٹروفاس دیں۔ ہلکی ریتلی زمین میں آدھی بوری پوٹاش بھی۔

۳۔ قطاروں میں کاشت کریں جن کا درمیانی فاصلہ ڈھائی فٹ ہو تا کہ ترچھالی سے گوڈیاں کی جا سکیں۔

۴۔ بیج کو دوائی لگا کر کاشت کریں شرح تخم ۸ سیر فی ایکڑ رکھیں۔

۵۔ جوں جوں پودے بڑے ہوتے جائیں۔ چھدرائی کر کے پودوں کا درمیانی فاصلہ پورا کرتے جائیں۔

۶۔ بارش کے دوران کھیتوں میں پانی جمع نہ ہونے دیں۔

۷۔ جب بھٹے بننے لگیں تو ۲ بوری ایمونیم سلفیٹ قطاروں کے درمیان ڈال کر گوڈی کر دیں۔

۸۔ بھٹے ٹانڈوں پر لگے رہنے دیں۔ اس طرح پیداوار تین چار من فی ایکڑ بڑھ جاتی ہے۔ پھر بھٹوں سے پردے اتار کر ان کو آٹھ دس دن دھوپ میں سکھائیں۔

سفید مکھی

پچھلے سال سے کپاس کی فصل وائرس کے شدید حملہ کی زد میں ہے اور اس سے کپاس کی فصل کا ایک کثیر حصہ متاثر ہوا ہے۔ اس سال بھی اس بیماری کی وجہ سے کپاس کی فصل شدید طور پر متاثر ہو رہی ہے۔ اب سائنسدانوں نے معلوم کیا ہے کہ اس بیماری کے پھیلانے میں سفید مکھی کا بہت بڑا کردار ہے۔ اگر سفید مکھی کو شروع میں ہی اچھی طرح کنٹرول کر لیا جائے تو کافی حصہ تک کپاس کی فصل کو وائرس کے حملے سے بچایا جا سکتا ہے۔

سفید مکھی سارا سال مختلف حالتوں میں کھیتوں میں موجود رہتی ہے اور جب کپاس نہیں بھی ہوتی تو یہ دوسرے پودوں پہ منتقل ہو جاتی ہے اور اس طرح ان سے اپنی خوراک حاصل کر کے زندہ رہتی ہے۔ ایک سال میں اس کی ۱۲ نسلیں ہوتی ہیں۔ انڈوں سے بچے نکلنے کا انحصار درجہ حرارت اور ہوا میں نمی پر مبنی ہوتا ہے۔ کپاس کے موسم میں انڈے ۳ سے ۵ دن میں نکل آتے ہیں اور ایک ہفتہ میں بالغ ہو جاتے ہیں۔

اس مکھی کا حملہ گرم اور خشک موسم میں زیادہ ہوتا ہے۔ بچے اور بالغ مکھیاں دونوں پتوں کا رس چوستے ہیں۔ اس کے علاوہ سفید مکھی اپنے پیٹ سے میٹھا لیسدار مادہ بھی خارج کرتی ہے جس پہ اُلی لگ جاتی ہے۔ پتے سیاہ ہو جاتے ہیں۔ اور خوراک بنانے کا عمل رک جاتا ہے۔ آخر کار پتے گر جاتے ہیں۔ حال ہی میں کپاس کی خطرناک بیماری پتہ مروڑ وائرس کا کپاس پر حملہ بھی سفید مکھی کے ذریعے منتقل ہونا ثابت ہوا ہے۔

تدارک

چونکہ سفید مکھی کپاس کے علاوہ دیگر خود رو اور کاشتہ پودوں پر بھی پرورش پاتی ہے۔ اس لئے کپاس کی فصل کو حتی الوسع جڑی بوٹیوں اور میزبان پودوں سے پاک رکھنا ازحد ضروری ہے۔ وٹیں بے کار اور بے آباد زمینیں کھالے اور نہر کی پٹڑیاں وغیرہ بھی ان سے صاف رکھنے چاہئیں۔

بیج کی کاشت کے وقت اسے دوائی ضرور لگانی چاہیئے۔ یا کوئی بھی دانہ دار زہر بجائی کے وقت پودوں کے ساتھ ساتھ قطاروں میں ڈال دی جائے۔ اس طرح فصل تقریباً شروع کے ۲ ماہ تک تمام رس چوسنے والے کیڑوں اور سفید مکھی کے حملہ سے محفوظ رکھی جا سکتی ہے۔ اگر پھر بھی حملہ ہو جائے تو میتھا میڈوفاس گروپ کی دوائیاں ہفتے عشرے کے وقفے سے سپرے کریں۔ ایک ہی دوائی ہر سپرے میں استعمال نہ کریں۔ کیونکہ اس سے کیڑوں میں قوت مدافعت پیدا ہو جاتی ہے اور

باقی صفحہ ۶ پر

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۱۰۵ میں

محمد عبدالناصر ولد عبدالحکیم قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷-۳-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ والد کے ترکہ میں ۱/۴ حصہ (۱) زرعی اراضی واقع موضع حسنانہ ملحقہ آبادی جھنگ صدر ۴۱ کنال کا ۱/۴ حصہ قیمت ۴۰ ہزار روپے فی کنال مالیتی ۴۱۰۰۰۰/- روپے (ii) سکنی پلاٹ واقع محلہ یابو والا جھنگ صدر ۳۰ مرلہ قیمت بحساب ۱۲ ہزار روپے فی مرلہ ۳۰ مرلہ کا ۱/۴ حصہ مالیتی ۹۰۰۰۰/- روپے۔ (iii) معمولی مکان واقع محلہ یابو والا جھنگ صدر برقبہ ۴ مرلہ ۲ کمرے قیمت اندازاً ۶۰ ہزار روپے اس کا ۱/۴ مالیتی ۱۵۰۰۰/- روپے (iv) رہائشی مکان واقع محلہ یابو والا جھنگ صدر برقبہ ۵ مرلہ قیمت اندازاً ۱۶۰۰۰۰/- روپے کا ۱/۴ حصہ مالیتی ۴۰۰۰۰/- روپے (v) سکنی پلاٹ واقع محلہ دارالیمن ربوہ برقبہ ۱۰ مرلہ قیمت ۲۰۰۰/- فی مرلہ کے حساب سے ۱/۴ حصہ ۵۰۰۰/- روپے (۲) رہائشی مکان نمبر ۸ یوسف شاہ روڈ جھنگ صدر برقبہ ۱۰ مرلے مالیتی ۵ لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد۔ محمد عبدالناصر ولد عبدالحکیم مکان نمبر ۸ سول لائن یوسف شاہ روڈ جھنگ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری عبدالغفور سیکرٹری مال جھنگ صدر۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبدالقدیر ولد عبدالحکیم جھنگ صدر۔

مسل نمبر ۲۹۱۰۶ میں

روحانہ ناصر زوجہ محمد عبدالناصر بھٹی قوم صدیقی پیشہ معلمہ عمر ۳۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷-۳-۹۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۱۵۰۰۰/- روپے (۲) زیور طلائی کل وزن ۷ تولے قیمت ۲۱۰۰۰/- روپے۔ میزان ۳۶۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت عارضی مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ روحانہ ناصر زوجہ محمد عبدالناصر بھٹی مکان نمبر ۸ سول لائن یوسف شاہ روڈ جھنگ صدر۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد عبدالناصر بھٹی ولد عبدالحکیم جھنگ صدر۔ گواہ شد نمبر ۲ چوہدری عبدالغفور ولد چوہدری عمرالدین جھنگ صدر۔

مسل نمبر ۲۹۱۰۷ میں

نور بیگم بیوہ امیر خان قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۴-۹۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) مکان برقبہ ۷ مرلے مالیتی ۱½ لاکھ روپے موجودہ قیمت (۲) حق مہر ۵۰۰/- روپے صرف۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری۔ یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے الامتہ۔ نور بیگم بیوہ امیر خان ۱۵/۳ دارالعلوم غربی حلقہ خلیل ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ اے۔ ایس بشیر زوجہ فضل الٰہی بشیر صاحب دارالبرکات ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ارشاد بیگم زوجہ لطیف احمد بھٹی دارالعلوم غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۳۔ مرزا البشیر احمد ولد مرزا محمد دین مغل دارالبرکات ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۱۰۸ میں

امۃ القیوم زوجہ محمد خان بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دریاپور ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۳-۹۳ میں

باقی صـ۷ پر

بقیہ: صـ۳

نہیں ہو سکتا۔ اور پھر قربانیوں میں سے اصل قربانی وہ ہوتی ہے جو ابتدائی ایام میں کی جاتی ہے جب دین کو شوکت حاصل ہو جاتی ہے اس وقت کی قربانی انسان کو کوئی خاص مقام نہیں دیتی۔ قربانی وہی ہوتی ہے جب ناامیدی کے بادل سر پر منڈلا رہے ہوتے ہیں۔ جب تمام دنیا یہ کہتی ہے کہ یہ کام نہیں ہو سکتا لیکن انسان صرف خدا تعالیٰ کے وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے قربانی کرتا چلا جاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میرا خدا کہتا ہے کہ یہ کام ہو کر رہے گا۔ دنیا بے شک اس بات کو نہ مانے مگر مجھے یقین ہے کہ یہ کام ہو کر رہے گا۔ لیکن جب حالات سازگار ہو جائیں اور دنیا بھی یہ کہنا شروع کر دے کہ اب تو واقعہ میں یہ لوگ کامیاب ہو گئے ہیں اس وقت جو شخص قربانی کرتا ہے وہ بندوں کی زبان پر یقین کرتے ہوئے کرتا ہے۔ اگر اسے اللہ تعالیٰ کی باتوں پر یقین ہوتا تو پہلے کیوں قربانی نہ کرتا۔ پس اصل قربانی وہی ہوتی ہے جو ابتدائی ایام میں کی جائے جبکہ حالات مخالف ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو سچا سمجھتے ہوئے انسان اپنا قدم آگے بڑھاتا چلا جائے اور یہ مقام ابتدائی لوگوں کو ہی حاصل ہوتا ہے۔ (فرمودہ ۱۳ فروری ۱۹۴۷ء)

بقیہ: صـ۵

دی دوائی پھر اثر نہیں کرتی یا اس کی مقدار بڑھانی پڑتی ہے اس لئے دوسرے گروپ کی دوائیں از قسم تھائیوڈان اور کیورا کران ملا کر سپرے کریں۔ اگر حملہ شدید نوعیت کا ہو تو نوگاس بھی شامل کرلیں۔

ذیل میں ان جڑی بوٹیوں اور میزبان پودوں کی ایک لسٹ دی جارہی ہے جن پر سفید مکھی نشوونما پاتی ہے۔ اس لئے کوشش کرنی چاہیئے کہ یہ پودے کپاس کی فصل کے پاس نہ کاشت کئے جائیں اور اگر ہوں تو ضائع کر دیئے جائیں۔

مکو، تمباکو، بینگن، بیر، لیلی، کرنڈ، رتن جوت، اسن ککڑا، آک، بھنڈی، آلو، حلوا کدو، کھیرا، تر، کریلا، ٹماٹر، ٹینڈا، تربوز، خربوزہ، سورج مکھی، مرچ، گارڈینیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ : صٓ۲

کے ذکر کو غالب رکھا جائے ۔ بزرگ پرستی نہ کی جائے ۔ حضور نے فرمایا بزرگ پرستی کے خلاف اللہ نے میری طبیعت میں اتنا مادہ رکھا ہے کہ میری طبیعت میں ایسی بات سے اشتعال پیدا ہو جاتا ہے ۔ مجھے بڑا لطف آتا ہے ۔ جب ہمارے مثلاً افریقہ کے مربی لکھتے ہیں کہ بڑی مشکل تھی کامیابی نہ ہو رہی تھی ہم نے دعا کی تو اللہ نے فضل فرمایا ۔ حضور نے فرمایا میں تو چاہتا ہوں کہ ہر شخص ولی اللہ بنے ۔ اگر اس طرز فکر پر زور نہ دیا گیا تو خطرہ ہے کہ بزرگ پرستی آئندہ نسلوں کی تباہی کا موجب بنے گی اور یہ شرک ہے ۔ یہ وہ توحید کا مضمون ہے جو میں آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے گذشتہ خطبات کے تسلسل میں شرک کے رد میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی احادیث میں سے اہم نکات بیان فرمائے ۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے بندو ! میں نے اپنی ذات پر ظلم حرام کیا ہوا ہے ۔ اور تمہارے لئے بھی یہ ظلم حرام کیا ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی طاقت سے دنیا بھر کے ظلموں کا مقابلہ نہیں کرسکتا ۔ اس کا طریق یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ تم دوسروں پر ظلم نہ کرو تاکہ اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا کے ظلموں سے بچاوے ۔ اسی طرح اللہ نے فرمایا ہے کہ مجھ سے ہدایت طلب کرو ۔ میرے سوا کوئی ہدایت نہیں دے سکتا ۔ اس کی تشریح میں حضرت بانیٔ سلسلہ نے فرمایا ہے کہ بے شک مجھ سے سوال کیا کرو مگر خود بھی اللہ سے ہدایت کی دعا مانگا کرو ورنہ بندوں سے ہدایت کی طلبی سے کوئی کامیاب نہیں ہوسکتا ۔ دعا کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اطمینانِ قلب کے سامان پیدا کرتا ہے اور ایمان مضبوط بنیادوں پر استوار ہو جاتا ہے ۔

بقیہ : صٓ۶

وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (۱) زیور طلائی مالیتی -/۳۷۰۰ روپے (۲) سلائی مشین ایک عدد مالیتی -/۱۰۰۰ روپے (۳) استری بجلی ایک عدد مالیتی -/۵۰۰ روپے ۔ (۴) حق مہر -/۵۰۰۰ روپے ۔ (۵) نقد -/۲۰۰۰۰ روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ الامۃ امۃ القیوم اہلیہ محمد خان بھٹی دریاپور ضلع سیالکوٹ ۔ گواہ شد نمبر ۱ مظفر محمود کاہلوں ابن منور محمود کاہلوں فیکٹری ایریا ربوہ ۔ گواہ شد نمبر ۲ ۔ منور محمود کاہلوں فیکٹری ایریا ربوہ ۔

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

○ مکرم توصیف اسلم صاحب ابن مکرم شیخ محمد اسلم صاحب آف مزنگ لاہور کے نکاح کا اعلان محترم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع لاہور نے ہمراہ محترمہ روبینہ طلعت صاحبہ بنت مکرم ملک محمد اکبر صاحب آف نیو چوبرجی لاہور مورخہ ۶۔ اگست ۹۳ء کو دارالذکر لاہور میں پچاس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔

○ مکرم فہیم احسن جمیل صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمد جمیل صاحب ڈیوس روڈ لاہور کا نکاح ہمراہ محترمہ سعدیہ سحر سہیل بنت مکرم بشیر احمد صاحب سہیل آف لاہور مورخہ ۶۔ اگست ۱۹۹۳ء کو مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع لاہور نے مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

○ مکرم طارق محمود صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب ظفر سکنہ مغل پورہ لاہور حال جرمنی کا نکاح ہمراہ نجمہ ناہید صاحبہ بنت مکرم محمد ابراہیم صاحب سکنہ جرمنی مکرم مولانا جلال الدین صاحب قمر نے مورخہ ۴ دسمبر ۹۲ء کو بیت البشیر ربوہ میں بعوض -/۸۰۰۰ جرمن مارک پڑھایا ۔ عزیزہ نجمہ ناہید مکرم مولانا جلال الدین قمر صاحب کی بھتیجی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان نکاحوں کو جانبین کے لئے بہت ہی مبارک فرمائے۔

ولادت

مکرم عبدالواسع عابد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۹ اگست ۹۳ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام ازراہ شفقت "مونس احمد" عطا فرمایا ہے ۔ نومولود مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ بھابھڑا ضلع سرگودھا کا پوتا ہے ۔ اور مکرم محمد سلیم صاحب ہرل دارالعلوم غربی ربوہ کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور صالح بنائے ۔

درخواست دعا

○ مکرمہ والدہ صاحبہ مکرم عبداللطیف صاحب مکڑوال علیل ہیں۔

○ مکرم عبدالبصیر صاحب ابن مکرم عبداللطیف صاحب مکڑوال کا عنقریب فضل عمر ہسپتال ربوہ میں اپریشن ہونے والا ہے اپریشن میں کامیابی اور پیچیدگی سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم قریشی ظفر حسین صاحب الیکٹریکل سپروائزر شوگر ملز فیصل آباد کی بڑی ہمشیرہ محترمہ منور بی بی صاحبہ ۱۸۔ اگست ۱۹۹۳ء کو اپنے آبائی گاؤں محب پور تحصیل و ضلع خوشاب میں انتقال کر گئیں۔ آپ کی عمر تقریباً ۶۵ سال تھی آپ بہت خدمت گذار، ملنسار اور نیک خاتون تھیں۔

○ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا محمد یوسف صاحب سابق بمقام کنگ ضلع سیالکوٹ حال دارالنصر شرقی ربوہ مورخہ ۲۱۔ اگست ۱۹۹۳ء کو اللہ تعالیٰ کو پیاری ہوگئیں۔ ان کی عمر ۷۰ سال کے قریب تھی۔

اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرمائے۔

○

غم کی سوغات بٹتی رہی
درد کی رات کٹتی رہی
آندھیاں روز آتی رہیں
شمع کی لَو بھڑکتی رہی

کس نے دیکھا ہے کل کا سماں؟
کل تلک کون ہوگا یہاں؟
آج کا دن ہے تیرے لئے!
تُو نہ ہو پھر بھی ہوگا جہاں!

اپنے لَب پر نہ فریاد رکھ
اِک یہی بات بس یاد رکھ
رب کا تُو شکر کر ہر گھڑی
تُو ضمیر اپنا آزاد رکھ

داستانِ محبّت سُنا!
دوستوں کو نہ تُو آزما!
دامنِ دل تُو کر فرشِ راہ!
اُن کے غم کو گلے سے لگا!

کس کو بھاتی ہے غم کی گھٹا؟
سیکھ لے بارشوں کی اَدا
اپنے سجدوں میں آنسو بہا
بھیگ جانے دے اپنی ردا

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

خبریں

ربوہ: ۲۶- اگست- رات آندھی آنے سے ٹھنڈ ہوگئی-

○ نگران وزیر خزانہ سید بابر علی نے بتایا ہے کہ قرضوں کے نادہندگان کی فہرستیں نہ سیاسی جماعتوں کو ملیں گی اور نہ ہی شائع کی جائیں گی- حکومت قریباً ۷ ہزار نادہندگان کی فہرستیں الیکشن کمیشن کے حوالے کردے گی جو عدالتی طریق کار کے مطابق ایسے امیدواروں کو الیکشن لڑنے کا نااہل قرار دے گا جنہوں نے ۱۰ لاکھ یا اس سے زائد کے قرضے واپس نہیں کئے یا معاف کروائے ہیں معاف کرائے گئے قرضے واپس کرنے والے اہل قرار پائیں گے- قرضے لینے والوں کو معلوم ہے کہ انہوں نے کتنی ادائیگی کرنی ہے- معاف کرائے جانے والے قرضوں کی تفاصیل بنک شائع کرچکے ہیں-

○ بسوں ویگنوں اور کوچوں کے کرایوں میں اضافہ کردیا گیا ہے- بین الاضلاعی روٹوں پر بسوں کے کرایوں میں پونے دو پیسے اور ویگنوں کے کرایوں میں پونے تین پیسے فی کلومیٹر اضافہ کردیا گیا ہے- ائرکنڈیشنڈ کوچوں کے کرائے میں ایک پیسہ فی کلومیٹر اضافہ کیا گیا ہے-

○ مسلم لیگ نواز شریف گروپ نے اپنے انتخابی منشور کا اعلان کردیا ہے اس کے تحت مزدور کی تنخواہ کم از کم تین ہزار روپے، پارلیمنٹ کی بالادستی ڈرگ مافیا کا خاتمہ قرضوں سے آزاد پاکستان ہر سال ۱۰ لاکھ افراد کو روزگار کی فراہمی خواتین کے لئے پارلیمنٹ میں ۲۰ نشستیں اور مزدوروں کے بچوں کو مفت تعلیم اور روزگار کی سہولت دی جائے گی- عدالتوں کا احترام اور پریس کی آزادی بھی منشور میں شامل ہے-

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ دو تہائی اکثریت کا خواب دیکھنے والے الیکشن میں اپنا حشر خود دیکھ لیں گے-

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے ہم برسر اقتدار آکر عوام کو بدعنوان سیاستدانوں اور کرپٹ افسر شاہی سے نجات دلا دیں گے- نواز شریف اور بے نظیر دونوں امریکی رنگ میں رنگے ہوئے ہیں-

○ پاک امریکہ مذاکرات آئندہ ہفتے سے شروع ہونگے- سیکرٹری خارجہ مسٹر شہریار خان ۳۰- اگست کو تین روز دورے پر واشنگٹن روانہ ہورہے ہیں-

○ وفاقی سیکرٹری اطلاعات نے کہا ہے کہ انتخابات مقررہ وقت پر ہونگے- کابینہ کے اجلاسوں میں کبھی الیکشن کے التوا کا تاثر نہیں دیا گیا-

○ پیپلز پارٹی نے سندھ اور سرحد سے قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے امیدواروں کا اعلان کردیا ہے-

○ مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کے چند عناصر میرے خلاف گھٹیا مہم چلا رہے ہیں- جھوٹی خبروں اور تبصروں کا سلسلہ بند نہ ہوا تو اس مہم کے پس پردہ عناصر کو بے نقاب کرنا پڑے گا- انہوں نے بے نظیر کو بہادر اور ذہین خاتون قرار دیا-

○ گلگت میں مسجد اہل سنت اور امامیہ مسجد کو اوقاف کی تحویل میں دینے کا حکم دے دیا گیا ہے- شہر میں اب صورت حال معمول پر آتی جا رہی ہے-

○ مہنگائی کے خلاف لاہور میں ہزاروں مزدوروں نے احتجاجی مظاہرہ کیا یہ مظاہرہ آل پاکستان فیڈریشن آف ٹریڈ یونینز کے زیر اہتمام ہوا-

○ چیئرمین واپڈا نے کہا ہے کہ نگران حکومت کالاباغ ڈیم بنانے کا فیصلہ کرکے قوم پر احسان کردے- اگر یہ ڈیم نہ بنا تو ایتھوپیا اور صومالیہ جیسا قحط پیدا ہو سکتا ہے-

○ اسلامک فرنٹ نے قیمتوں میں اضافے کے خلاف ۲- ستمبر کو ملک گیر ہڑتال کرانے کی دھمکی دے دی ہے- امپورٹڈ وزیر اعظم ایک ہفتے کے اندر اندر قیمتیں واپس لیں- یہ ہڑتال ملک گیر تحریک کی بنیاد بنے گی- انہوں نے کہا کہ نواز شریف راستے ہٹ جائیں- ۱۶- اکتوبر کو فتح اسلامک فرنٹ کے قدم چومے گی-

○ پیپلز پارٹی یکم ستمبر کو منشور کے اعلان کے ساتھ اپنی انتخابی مہم کا آغاز کرے گی- محترمہ بے نظیر بھٹو نے بتایا ہے کہ انتخابات ملتوی ہونے کا کوئی امکان نہیں- صرف شکست خوردہ عناصر گمراہ کن پراپیگنڈہ کررہے ہیں-

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ بے درد نگران حکومت سے کچھ بعید نہیں کہ قوم کو کچل کررکھ دے-

○ مسلم لیگ نواز گروپ نے پنجاب اسمبلی کی ۱۷۶ نشستوں پر امیدواروں کا اعلان کردیا ہے- سابق وزیر اعلیٰ غلام حیدر وائیں کے خلاف تحریک عدم اعتماد کی حمایت کرنے والے ۵ سابق اراکین کو بھی ٹکٹ دے دئے گئے غلام حیدر وائیں امیدوار نہیں ہونگے-

○ مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی پیر پگاڑا کی فنکشنل لیگ سے مل گئے ہیں- پیر پگاڑا مفاہمت پر راضی ہوگئے ہیں-

○ پاکستان مسلم لیگ نواز گروپ سے اتحاد کے مسئلے پر جمیعت علمائے پاکستان نیازی گروپ دو دھڑوں میں تقسیم ہوگیا ہے-

○ افغانستان کے وزیر اعظم حکمت یار نے ایران، افغانستان اور پاکستان کا اقتصادی بلاک بنانے کی تجویز پیش کردی ہے انہوں نے تمام اسلامی ممالک کے درمیان ویزے ختم کی تجویز پیش کی اور وسط ایشیائی ممالک کو جانے والے تمام پرانے تجارتی راستوں کو کھول دئے جانے کا مطالبہ کیا-

○ وفاقی وزیر مواصلات نے بتایا ہے کہ حکومت پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن کارپوریشن (محکمہ ٹیلی فون) کو نجی ملکیت میں دینے پر غور کر رہی ہے- انہوں نے بتایا کہ کئی بین الاقوامی کمپنیوں نے اس سلسلے میں گہری دلچسپی ظاہر کی ہے-

○ فیصل آباد سے مسلم لیگ نواز گروپ کے چوہدری نذیر احمد نے مسلم لیگ کے قومی اسمبلی کے ٹکٹ واپس کرکے پیپلز پارٹی میں شمولیت اختیار کرلی ہے خیال ہے کہ وہ این اے ۶۰ فیصل آباد سے پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر قومی اسمبلی کا انتخاب لڑیں گے- انہوں نے کہا کہ میرے ذمے بینکوں کے کوئی واجبات نہیں ہیں-

○ کراچی میں یو بی ایل گلشن اقبال برانچ سے ۲۵ لاکھ روپے لوٹ لئے گئے-

○ نواز شریف سے اتحاد نہ کرنے کے مسئلے پر قاضی حسین احمد اور مولانا سمیع الحق میں اتفاق رائے ہوگیا ہے-

○ لاہور کے حلقہ ۹۵ سے نواز شریف کا مقابلہ مصطفیٰ کھر نہیں کریں گے حلقہ ۹۶ میں شہباز شریف کا مقابلہ حنیف رامے کریں گے-

○ صوبہ سرحد کے ایڈووکیٹ جنرل مسٹر سردار خان نے اٹارنی جنرل کا عہدہ سنبھال لیا ہے-

○ اس صدی کے آخر تک ۶۰ لاکھ افراد ایڈز کا شکار ہوکر ہلاک ہوجائیں گے- پوری دنیا کے ۲۵ لاکھ مریضوں میں سے ۷۰ فیصد کا تعلق افریقہ سے ہے-

هرسائز، ہرقسم فریج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کیلئے
عثمان الیکٹرونکس
۱- لنک میکلوڈ روڈ لاہور پر تشریف لائیں
فون نیا: ۷۲۲۳۲۰۴ ، ۷۲۳۱۶۸۰ ، ۷۲۳۱۶۸۱
فون پرانا: ۲۲۳۲۰۴ ، ۲۳۱۶۸۰ ، ۲۳۱۶۸۱

دل کی امراض اور
HEART CURATIVE SMELL
دل کی جملہ امراض، درد دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض وغیرہ کا فوری علاج
ہارٹ کیورٹیو سمیل
HEART CURATIVE SMELL
سے صرف سونگھنے سے کیا جاسکتا ہے- ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کو ادویاتی علاج کے ساتھ
HEART CURATIVE SMELL
سونگھنے کے لئے دے کر اس زود اثر اور بے ضرر HEART TONIC SMELL کے مثبت PLUS اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں- اس غرض کے لئے فری سیمپل طلب فرمائیں-
میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعائیت کے ساتھ (WITH MONEY BACK GUARANTEE) فروخت کرسکتے ہیں-
قیمت پاکستان میں 20-00 روپے فی شیشی ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10-00 روپے
ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ معہ ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کے لئے ریٹ الگ الگ)
روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا پرس RS150 میں دستیاب ہے-
لٹریچر اور دیگر کیورٹیو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں-
موجد:- ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر ایم پی- ایم اے- ایل ایل بی- فاضل عربی- مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ- بانی کیورٹیو سسٹم آف میڈیسن
پیشکش:- کیورٹیو سمیلز انٹرنیشنل
گول بازار ربوہ
فون آفس 771، کلینک 606، فون سیلز 211283

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا
خریدنے کیلئے
قیمت ۱۳۵۰۰/- ڈش ۱۲ بمع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
۲۱- ہال روڈ- لاہور
فون:- ۳۵۵۴۲۲ - ۷۲۲۶۵۰۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah